نوحہ

لوریوں سے سونے والا سو گیا ہے تیر سے
حال کوئی جا کے پوچھے مادرِ بے شیر سے

جیتنی ہے کربلا بیٹا یہ بانوؑ نے کہا
جھولے میں لیٹی ہوئی عباسؑ کی تصویر سے

گود میں شبیرؑ کے اصغرؑ ہے یا قرآن ہے
لا رہے ہیں ڈھانپ کر جو چادرِ تطہیر سے

پھیرنا سوکھی زباں ہونٹوں پہ ایسا وار تھا
وار جیسا کر نہیں پایا کوئی شمشیر سے

سارے لاشوں کو اٹھا لائے ہیں شہہؑ رن سے مگر
لاشِ اصغرؑ اٹھ نہیں پاتی ہے کیوں شبیرؑ سے

جب سکینہؑ نے تھا دیکھا تیر کو حلقوم میں
کیسی آہِ سرد نکلی تھی دلِ ہمشیر سے

دیکھ کر نوکِ سناں پر سر کو کہتی ہیں ربابؑ
دیکھنے کو دن ملا کیسا ہے یہ تقدیر سے

میں تیرا ماتم کروں اصغرؑ یہ عابدؑ نے کہا
ہاتھ گر آزاد ہو جائیں میرے زنجیر سے

آ گئی ہیں خلد سے روتی ہوئی اُمِ ربابؑ
ہو گیا محشر بپا اشہرؔ تیری تحریر سے